نوحہ

ٹھہرا جو چلتے چلتے اسیروں کا قافلہ
دیکھا تو سر حسینؑ کا نیزے سے تھا گرا
زینبؑ نے جب یہ پوچھا کہ اے شاہِ کربلاؑ
کیوں تم نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا
تب غم نصیب فاطمہ زہراؑ کے چین نے
رو کر کہا بہن سے شہِ مشرقینؑ نے

تمھارے بھائی کا سر آگے کیا بڑھے زینبؑ
سکینہؑ گر گئی راہوں میں اونٹ سے زینبؑ

پکارا شاہؑ کا سر اس کو ڈھونڈ لاؤ بہن
کہ باپ نازوں کی پالی کو دیکھ لے زینبؑ

گلے سے اپنے لگا لینا میری جانب سے
تمھیں غریب سکینہؑ جہاں ملے زینبؑ

خدا ہی جانے ہے کس حال میں میری دختر
لہو رلاتی ہے یہ بات ہی مجھے زینبؑ

زمینِ گرم پہ اب اور چل نہیں سکتی
پڑے ہیں بچی کے پاؤں میں آبلے زینبؑ

تلاش میں وہ ہماری بھٹک نہ جائے کہیں
پرایا دیس ہے انجان راستے زینبؑ

وہ اب تلک شبِ عاشور سے نہیں سوئی
سلانا ملتے ہی آغوش میں اُسے زینبؑ

مجھے یہ غم ہے کہ رسی میں میری پیاری کا
گلا بندھا میری آنکھوں کے سامنے زینبؑ

گرایا اونٹ سے خود کو زمیں پہ زینبؑ نے
جدا حرم سے سکینہؑ ہے کیا کرے زینبؑ

سکینہؑ تُو ہے امانت حسینؑ بیکس کی
تیری جدائی کا غم کس طرح سہے زینبؑ

کسی ضعیفہ کی آواز بن میں آتی ہے
میری سکینہؑ یہاں میرے پاس ہے زینبؑ

پسِ حُسینؑ سکینہؑ پہ جو ستم ٹُوٹے
بہا کے اشک وہ اظہارؔ نے لکھے زینبؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ